کتاب وسنت کی
روشنی میں

مسلمان
تاجر کیسا ہو؟

از -

مبصر الرحمن قاسمی

دار حفیظ
اورنگ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین اسلام نے جہاں حلال تجارت کرنے کی ترغیب دی ہے وہیں تجارت کے پختہ اصول وضوابط بھی اپنے ماننے والوں کو بتائے ہیں، خود پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے تجارت فرمائی ہے، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اور اکثر مہاجرین کا ذریعہ معاش بھی تجارت ہی تھا۔ سرخیل فقہاء امام ابو حنیفہ بڑے تاجروں میں تھے۔ امام بخاریؒ بھی تجارت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تاجر کے بارے میں فرمایا کہ: سچے اور امانت دار تاجر کا حشر قیامت میں انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا (ترمذی) رافع بن خدیجؓ سے مروی ہے کہ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے پاکیزہ کمائی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنے ہاتھ کا کام اور صحیح طریقہ پر تجارت (مسند احمد)

سرزمین ہندوستان میں اولین مسلمانوں کا جو قافلہ آیا تھا وہ بغرض تجارت ہی آیا تھا، گویا انھوں نے اپنی تجارت اور لین دین کے ذریعے لوگوں کو اسلام کا تعارف کرایا تھا، آج بھی کئی لوگ تجارت کے اسلامی اصولوں کو پڑھ کر اسلام میں داخل ہو رہے ہیں، اگر ہر مسلمان تاجر تجارت میں اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل کرنے لگے

تو بعید نہیں کہ آج بھی مشرق و مغرب میں اسلام کا پرچم لہرانے لگے لیکن آج اکثر مسلمان تاجروں نے دینی تعلیمات کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور تجارت کو دین سے الگ کردیا ہے، حالانکہ اسلام واحد مذہب ہے جس کی تعلیمات میں تجارت اور لین دین کے سلسلے میں خاص توجہ دی گئی ہے، ایک مسلمان تاجر کی کیا خوبیاں ہوتی ہیں اور وہ کونسی خوبیاں ہیں جن سے ہر مسلمان تاجر کو آراستہ ہونا چاہیے، ذیل میں ہم پیش کررہے ہیں، امید کہ ہر تاجر ان خوبیوں اور صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

۱- صحیح عقیدہ: مسلمان تاجر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عقیدے کی اصلاح کرے، اللہ تعالی کے ایک ہونے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ورسول ہونے کی شہادت پر ایمان ویقین رکھے اور اس بات کا علم رکھے کہ اللہ تعالی نے انسانوں کو صرف اور صرف اس کی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔[الذاریات:۵۶].

لہذا مسلمان تاجر پر ضروری ہے کہ وہ اپنی تجارت میں سارے کام اللہ تعالی کی وحدانیت پر یقین رکھتے ہوئے کرے اور شرک وریاء سے مکمل طور پر پرہیز کرے، کیونکہ شرک اور ریاء نیک اعمال کو ختم کردیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ * بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ

ترجمہ: یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تونے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہو جائے گا- بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا[الزمر:٦٥،٦٦].

مسلم شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: میں شرک والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں، جس میں میرے علاوہ

میرا شریک ہو تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (مسلم حدیث ۲۹۸۵).

۲-اللہ تعالی پر حسن توکل:

مسلم تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی پر بھروسہ رکھے، اپنے لیے اور اپنے اہل خانہ کی ضروریات کی تکمیل کے لیے حلال رزق کے ذرائع اختیار کرے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا

ترجمہ: اس ہمیشہ زندہ رہنے والے اللہ تعالٰی پر توکل کریں جسے کبھی موت نہیں اور اس کی تعریف کے ساتھ پاکیزگی بیان کرتے رہیں، وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار ہے۔ [الفرقان:۵۸].

اور ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہو گا۔[الطلاق:۳].

ترمذی میں حضرت عمر بن خطاب کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ اللہ پر بھروسہ کریں، جیسا کہ اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تمہیں بھی اسی طرح رزق دیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے، وہ (پرندے) صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس آتے ہیں۔ (صحيح الترمذي للألباني حديث ۱۹۱۱).

۳-دعاؤں کی کثرت:

دعاء غمزدوں کا سہارا ہے، پرہیزگاروں کی جائے پناہ ہے اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے، جب کسی نیک صفت اور ڈرنے والے کے دل سے دعاء کی پکار نکلتی ہے تو رب رحیم وکریم کی جانب سے بھی اس کی قبولیت کی گونج سنائی دیتی ہے۔ مسلمان تاجر کو ہر وقت اللہ تعالی سے مانگنا چاہیے، خصوصا فارغ اوقات میں دعاؤں کا اہتمام

کرے، اللہ تعالی نے قرآن کی کئی آیتوں میں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی احادیث میں دعاء کرنے کی تاکید کی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

(ترجمہ) جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے-[البقرة:186].

اورارشاد ہے:

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ

(ترجمہ) بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کرکے سختی کو دور کر دیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے، کیا اللہ تعالٰی کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔[النمل:

اور ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ

[62]. اور ارشاد باری تعالی ہے: (ترجمہ) اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہوچکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہوکر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔[غافر:60].

حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی بڑے کریم اور شرمیلے ہیں جب کوئی بندہ ان کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس بات سے شرماتے ہیں کہ ان کو خالی واپس کریں۔(**صحيح أبي داود للألباني حديث ١٣٢٣**). اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی سے دعاء کرو، اس حال میں کہ تمہیں قبولیت دعاء کا پورا یقین ہو، اور جان لو کہ اللہ تعالی غافل بے پرواہ دل کی دعاء قبول نہیں کرتا۔(صحيح الترمذي للألباني حديث ٢٧٦٦).

۴۔مسجد کی جماعت کے ساتھ پانچ وقت کی نمازوں کا پڑھنا:

پانچ وقت کی فرض نمازوں کی مسجد میں ادائیگی ہر ایسے بالغ مرد کے لیے واجب ہے، جو مسجد جانے کی طاقت رکھتا ہو، اگرچہ اسے مسجد جانے کے لیے دوسروں کی مدد ہی کیوں نہ لینا پڑے، سوائے شرعی عذر کے مسجد میں باجماعت نماز نہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ جنگ کی حالت میں بھی جماعت سے نماز پڑھے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ

(ترجمہ) جب تم ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لئے رہے، کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں

فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا -

اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں، ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تمھیں تکلیف ہو یا بوجہ بارش کے یا بسبب بیمار ہو جانے کے اور اپنے بچاؤ کی چیزیں ساتھ لئے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لئے ذلت کی مار تیار کر رکھی ہے۔[النساء:۱۰۲].

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حالت امن میں باجماعت نماز پڑھنا پہلے درجہ کا واجب ہے۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا ہے کہ لکڑیاں اکٹھا کرنے کا حکم دوں (جلانے کے لیے) پھر نماز کا حکم دوں اور اس کے لیے اذان دی جائے پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے پاس جاوں (جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انھیں ان کے

گھروں سمیت جلادوں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ وہاں گوشت کی موٹی ہڈی یا بکری کے دو اچھے کھر ملیں گے تو وہ ضرور عشاء (کی جماعت) میں حاضر ہو۔(البخاري حديث 644/ مسلم حديث ٦٥١).

ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: اس باب کی یہ حدیث باجماعت نماز کے فرض عین ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ باجماعت نماز اگر سنت ہوتی تو اس کے چھوڑنے والے کے لیے جلانے کی وعید نہیں دی جاتی۔(فتح الباري لابن حجر العسقلاني ج۔ ٢ ص۔ ١٤٨).

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مسجد تک مجھے لے کر آئے، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کرے، آپ نے اسے اجازت دے دی، جب وہ واپسی کے لیے مڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ (یعنی تمہارے گھر تک اذان کی آواز آتی ہے) اس نے کہا ہاں! فرمایا کہ پھر اس کا جواب

دیتے ہوئے مسجد حاضر ہوا کرو(گویا تمہیں بھی گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے)۔(مسلم حدیث 653).ابن قدامہ کہتے ہیں: جب ایسے نابینا شخص کو اجازت نہیں ملی جسے مسجد لانے والا کوئی نہیں ہے تو پھر دوسرے لوگوں کے لیے تو زیادہ اولی ہے کہ وہ باجماعت مسجد میں نماز پڑھیں۔ (مغنی ابن قدامہ ج۔ ۳ ص۔ ۴۰۶).

ابن ماجہ میں ابن عباس کی روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اذان سنی اور نماز کو نہیں آیا تو اس کی نماز نہیں ہوئی،الا یہ کہ اسے کوئی عذر ہو۔(صحیح ابن ماجہ للألباني حدیث ٦۴۵).

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: باجماعت نماز میں شرکت پر کسی کو طاقت ہو اور پھر بھی وہ مسجد نہ آئے میں اسے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا ہوں،الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔(الأم للشافعي ج۔ ١ ص۔ ١۵۴).

جب بعض دکاندار نماز کے وقت اپنی دکانوں کو بند کردیتے ہیں یا پھر دکان پر (نماز کے لیے بند)کا بینر لگاتے ہیں تو کتنا اچھا لگتا ہے،یقینا جب موذن اذان میں اللہ اکبر

اللہ اکبر کے کلمات کہتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالی کی ذات مال سے، گھر سے خاندان سے اور بچوں سے بڑی ہے اور اللہ تعالی کی ذات ہر چیز سے بڑی ہے۔

۵-تمام مخلوقات کے رزق کے سلسلے میں اللہ تعالی پر ایمان:

ارشاد باری تعالی ہے:

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ * فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ

(ترجمہ) اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے۔ آسمان وزمین کے پروردگار کی قسم! کہ یہ بالکل برحق ہے ایسا ہی جیسے کہ تم باتیں کرتے ہو [الذاریات:۲۲،۲۳].

اور ارشاد ہے:

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ -

(ترجمہ) زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ تعالیٰ پر ہیں وہی ان کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اور ان کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی، سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے [ہود:٦].

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے (اعتدال کے ساتھ) روزی طلب کرو کیونکہ کوئی انسان اپنا رزق پورا کیے بغیر نہیں مرے گا اگرچہ اس (رزق کے حصول) میں دیر ہو جائے۔ چنانچہ اللہ سے ڈرو اور اچھے طریقے سے روزی طلب کرو۔ جو حلال ہے، وہ لے لو اور جو حرام ہے، وہ چھوڑ دو۔ (سنن ابن ماجہ ۲۱۴۴) اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک رزق بندے کو تلاش کرتا ہے جیسے اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، ۹۸/۴)

٦- دین کی سمجھ اور تجارت سے متعلق شرعی مسائل کی معرفت:

مسلم تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ جتنا ممکن ہو سکے دین کی اتنی سمجھ بوجھ حاصل کرے، جس کے ذریعے عقیدے اور عبادت کی صحت میں مدد حاصل کر سکے، ماضی میں اکثر ایسے تاجر گذرے ہیں جو بیک وقت عالم دین بھی تھے اور کامیاب تاجر بھی، لہذا آج بھی ضرورت ہے کہ تجارت پیشہ افراد تجارت سے متعلق شرعی مسائل اور احکام کا علم کریں، تجارت کے میدان میں پیش آنے والے مسائل کو علماء کرام سے

حل کریں تاکہ شبہات اور حرام چیزوں سے حفاظت ہوسکے۔ علم کا حصول انسان کو بندوں میں بھی عالی مقام بناتا ہے اور خدائے باری تعالی کے پاس بھی اس کی قدر کی جاتی ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جنھیں علم دیا گیا ہے درجے بلند کر دے گا۔ [المجادلہ:۱۱]. اور ارشاد ہے: (ترجمہ) اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں [فاطر:۲۸].

حضرت معاویہ بن سفیان سے مروی کہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ (البخاري حديث ۷۱/ مسلم حديث ۱۰۳۷).

۷- مسلم تاجر اپنے لیے اچھے معاونین کا انتخاب کرتا ہے:

مسلم تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اپنے لیے قابل اور باصلاحیت معاونین کا انتخاب کرے، ساتھ ہی وہ ان کی دینی حالت پر بھی نظر رکھے، کہ ان میں صدق وسچائی ہو اور امانتداری کا پاس ولحاظ ہو اور نماز کا اہتمام کرتے ہوں، کیونکہ انسان اپنے ساتھ رہنے والوں سے متاثر ہوتا ہے، حدیث میں حضرت سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: صحبت اختیار مت کرو مگر مومن کی اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار آدمی۔ (صحيح الترمذي للألباني حديث ١٩٥٢). اور ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: آدمی اپنے دوست کے دین (روش) پر ہوتا ہے لہذا چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (صحيح أبي داود للألباني حديث ٤٠٤٦).

٨-استخارہ یعنی اللہ تعالی سے خیر چاہنا اور نیک لوگوں سے مشورہ لینا:

مسلمان تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام کاموں کے لیے استخارہ کا اہتمام کرے اور کوئی بھی کام کرنا ہو اس سلسلے میں نیک لوگوں کا مشورہ لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، حضر تجابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ

کی تعلیم دیتے تھے، قرآن کی سورت کی طرح (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا ارادہ کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعات (نفل) پڑھے اس کے بعد یوں دعا کرے " اے اللہ ! میں بھلائی مانگتا ہوں (استخارہ) تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا دعاء میں یہ الفاظ کہے " فی عاجل امری وآجلہ " تو اسے میرے لئے مقدر کردے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین کے لئے، میری زندگی کے لئے اور میرے انجام کار کے لئے یا یہ الفاظ فرمائے " فی عاجل امری وآجلہ " تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی مقدر کردے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کردے (یہ دعا کرتے وقت) اپنی ضرورت کو بیان کردینا چاہئے۔**(البخاري حديث ٦٣٨٢)**.

۹- رزق کی تلاش میں صبح سویرے بیدار ہونا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تاجر پیشہ صحابہ کو صبح سویرے تجارت کے لیے جانے کی ہدایت کرتے تھے اور خود بھی کسی کام کے کرنے یا سفر کا ارادہ کرتے تو صبح کے وقت کا انتخاب کرتے۔ حضرت صخر الغامدی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی: اے اللہ ! میری امت کے سویرے کے کاموں میں برکت فرما—حضرت صخر کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر روانہ فرماتے تو دن کے اول حصے میں (فجر کے فورا بعد) روانہ کرتے۔ حدیث کے راوی حضرت صخر خود تاجر تھے اور کوفہ میں رہتے تھے وہ اپنے نوکروں کو صبح ہی مارکیٹ روانہ کرتے تھے، چنانچہ ان کی دولت میں خوب برکت آئی۔ (**صحيح الترمذي للألباني حديث ٩٦٨**).

۱۰۔ حکمت اور نصیحت کے ساتھ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا:

مسلم تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اپنی تجارت کے دوران اخلاص کے ساتھ دعوت کا بھی کام کرے، لوگوں کو اچھے کاموں کی ترغیب دے اور اپنی طاقت کے مطابق وعظ ونصیحت کے ذریعے برے کاموں سے روکے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو[آل عمران:۱۱۰]،

اور ارشاد ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلایئے[النحل:۱۲۵].

حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص خلاف شریعت کوئی بات دیکھے تو وہ اسے ہاتھ سے تبدیل کردے اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان ہی سے اس کی تردید کردے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے اس چیز کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب کمترین درجہ ہے۔(مسلم حدیث ۴۹).

۱۱-شک وشبہ والی چیزوں سے دور رہنا:

مسلمان تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ حلال وحرام چیزوں کے سلسلے میں ناواقفیت کی صورت میں علماء کرام سے پوچھے اور خرید وفروخت میں شک وشبے والی چیزوں میں پڑنے سے بچے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے تو جو شخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے تو گویا اس نے اپنے دین اور آبرو کو سلامت رکھا، اور جو ان شبہات (کی دلدل) میں پھنس گیا، وہ اس چرواہے کی طرح ہے جو (اپنے جانوروں کو) محفوظ چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنے دھن میں اس چراگاہ میں جا گھسائے، اس طرح سن لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، یاد رکھو کہ اللہ کی زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں اور سن لو کہ جسم کے اندر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو سارا جسم سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے، سن لو کہ یہ (گوشت کا ٹکڑا) دل ہے۔ **(البخاري حديث ۵۲/ مسلم حديث ۱۵۹۹).**

۱۲-ہر حال میں اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا:

مسلم تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو ہر وقت اللہ تعالی کے ذکر سے تر رکھے، نمازوں کے اختتام پر، صبح وشام اور سفر کے دوران کے اذکار کا خیال رکھے، خصوصا ان اذکار کو پڑھے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے، ذکر کے سلسلے میں قرآن وحدیث میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

(ترجمہ) اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔[البقرۃ:۱۵۲].

اور ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

(ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے [الرعد:۲۸].

اورارشاد باری تعالی ہے:

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ

(ترجمہ)اوراے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں سے مت ہونا-[الأعراف:۲۰۵].

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بارے میں میرا بندہ جو گمان کرتا ہے میں (اس کو پورا کرنے کے لیے)اس کے پاس ہوتا ہوں۔جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے (بھری) مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں ان کی مجلس سے اچھی مجلس میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب جاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میر قریب آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کی پوری لمبارئی کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا

آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس جاتا ہوں۔" (البخاري حديث ٧٤٠٥/ مسلم حديث ٢٠٦٧).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بہت بھاری اور رحمان کو عزیز ہیں۔ سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ۔(البخاري حديث ٦٤٠٦/ مسلم حديث ٢٠٢٧).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ کہا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (البخاري حديث ٦٤٠٥/ مسلم حديث ٢٦٩١).

معصب بن سعد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے حدیث سنائی، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟" آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے

لوگوں میں سے ایک نے پوچھا ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "وہ سو بار سبحان اللہ کہے۔اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔" (مسلم حدیث ۲۶۹۸).

۱۳- تمام لین دین کے معاملوں میں سچائی اور دیانتداری کا اہتمام:

اللہ تعالی کے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ سچائی کا معاملہ کرنا اور امانت کو اس کے مالک تک پہنچانا مسلم تاجر کی پہچان ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ [توبہ: ۱۱۹]،

اور فرمان باری ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ! [نساء: ۵۸].

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع ختم کردینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے (مالم یتفرقا کے بجائے) حتی یتفرقا فرمایا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کردی جاتی ہے۔ (البخاري حديث ٢٠٧٩).

١٤- خرید و فروخت کے دوران اللہ تعالی کی قسم کھانے سے پرہیز:

مسلمان تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہونے کے باوجود بھی قسم نہ کھائے، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت میں قسم کھانے سے ہمیں روکا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔ (مسلم حديث ١٦٠٦).

مسلمان تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم کھاکر حرام مال نہ خریدے اور نہ بیچے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ [آل عمران:۷۷].

۱۵- راہ خدا میں خرچ کرنا:

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہی دنیا و آخرت کی فائدہ مند تجارت ہے، لہذا ہر مسلمان تاجر کو اپنے مال میں سے حسب استطاعت خیر کے کاموں میں خرچ کرنا چاہیے، خیر کے کام مختلف ہیں، جن میں مساجد کی تعمیر، دینی علوم پڑھنے والے طلباء کی مدد، فقراء ومساکین کی مدد، ضرورت مندوں اور یتیموں کی کفالت، رمضان میں روزے داروں کو افطار کرانا اور ان کے علاوہ خیر کے بے شمار کام ہیں۔

صدقہ وخیرات سے جہاں نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے وہیں مال میں بھی برکت آتی ہے،اللہ تعالی کا فرمان ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ * لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی - تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدردان ہے-[فاطر:۲۹،۳۰].

اورارشادہے:

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالی جسے چاہے

سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے-[البقرۃ:۲۶۱].

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دوگے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کروگے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے- [التغابن:۱۷].

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صدقے نے مال میں کبھی کوئی کمی نہیں کی اور معاف کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو عزت ہی میں بڑھاتاہے اور کوئی شخص (صرف

اور صرف) اللہ کی خاطر تواضع (انکسار) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کا مقام بلند کردیتا ہے۔" (مسلم حدیث ۲۵۸۸).

ممکن ہے شیطان آپ کے ذہن میں یہ بات ڈالے گا کہ مال خرچ نہ کر اور روکے رکھ ہوسکتا اولاد کی تربیت کے لیے تجھے ضرورت پڑے گی، اللہ تعالی نے بھی سچ فرمایا:

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے- [البقرة:۲٦۸].

١٦- خرید وفروخت میں فیاضی اور نرمی سے کام لینا:

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔(البخاري حديث ٢٠٧٦).

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے۔"(مسلم حدیث ۲۵۹۴).

١٧- تنگدستوں کے ساتھ صبر سے کام لینا، انھیں مہلت دینا اور درگزر کرنا:

مسلمان تاجر کی یہ خوبی ہے کہ وہ تنگدستوں اور پریشان حال لوگوں کے ساتھ صبر سے کام لیتا ہے اور انھیں مہلت دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ	اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے [البقرة:٢٨٠].

تنگدستوں کو مہلت دینے اور ان کے ساتھ صبر کا معاملہ کرنے کا اللہ تعالی کے نزدیک قیامت کے دن بڑا مقام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اس سے در گزر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) در گزر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اس کے مرنے کے بعد) اس کو بخش دیا۔ (البخاري حدیث۲۰۷۸/ مسلم حدیث ۱۵۶۲).

۱۸-شرعی وصیت کا اہتمام کرنا:

انسان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ کب، کیسے اور کہاں اس کی موت آنے والی ہے، لہذا مسلمان تاجر کے لیے چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنی وصیت لکھی رکھے، اس پر کیا قرض اور کس کس سے قرض وصول کرنا ہے، اپنی وصیت میں لکھا ہوا رکھے، اگر اچانک موت آجائے تو لوگوں کے حقوق ضائع نہیں ہونگے اور لوگوں کے پاس اس کے وارثوں کے جو حقوق ہونگے وہ بھی محفوظ ہو جائیں گے، ارشاد باری تعالی ہے:

(ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے۔[لقمان:۳۴].

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی مال ہو درست نہیں کہ ۲/

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

سچا امانت دار تاجر

آخرت میں انبیاء،

صدیقین اور شہداء کے

ساتھ ہو گا۔

(ترمذی، ج۳، ص۱۴۵)